heian

سلسلہ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

۱۹۲۹
بابتہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۷ھ

سال (۱) نمبر (۱۱)

قرآن معنی و مطلب کے ساتھ

عام کیونکر

حج کے جانیوالوں سے

مرتبہ

ابو محمد مصلح کان اللہ لہٗ

دفتر

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ سالانہ دس روپے۔ ماہوار پورے سٹ کی قیمت ا کر دسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتحہ

اللّٰھُمَّ لَکَ الحمد - اللّٰھُمَّ انفعنا

بالقرآن الحکیم - اللّٰھُمَّ

اِھدِنَا الصِّراط المُستَقِیم

صِراط الَّذِیْنَ اَنعَمتَ عَلَیھِم

غَیرِ المغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّین -

آمین

عاجز مُصلح -

تہدیہ

"اشاعتِ قرآن" کی یہ پہلی قسط عالیجناب

نواب سالار جنگ بہادر کی خدمت میں بطور ہدیہ پیشکش ہے۔

صاحب موصوف نے "قرآنی تحریک" کی گرانقدر

امداد فرمائی ہے۔

دعاگو

ابو محمد مصلح

قرآن معنیٰ کا نام ہے

ہست قرآں موجبِ خیر و فلاح　　گر باندازے کہ گویم خوانیش

پوست را بگزار یعنے محض لفظ　　مغز را بردار یعنی معنیش

محوی

قرآن کا مصرف

بنتے ہیں مسلماں قسم کھانے کو　　ہیں صاحب ایماں قسم کھانے کو

کیا جانے مری بلا کہ اس میں کیا ہے　　رکھا تو ہے قرآن قسم کھانے کو

احمد
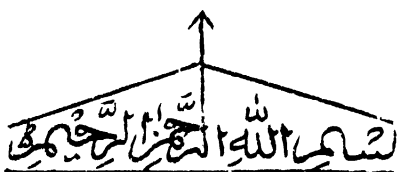
قرآن پاک کی تلاوت کرنیوالے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کتاب ہر اس شخص کے علم و عمل کے لیے ہے جو اپنے کو انسان کہتا ہے جس مقام سے پڑھو علم و عمل کا مطالبہ ظاہر ہوگا۔ جس آیت پر نگاہ ڈالو اس کا حکم نوع انسان ہی کے لئے ثابت ہوگا۔ پھر معلوم نہیں وہ کون سی منحوس ساعت اور کونسا مذموم دن تھا جبکہ مسلمان قرآن سے معناً اور عملاً الگ ہوئے ہندوستان کے اندر بے معنی و مطلب کی تلاوت رائج ہوئی۔ مسلمانوں نے قرآن کو رسمی مقدس چیز سمجھا۔ صرف و نحو وغیرہ کی قید لگائی گئی اور وہ چیز جو عامۃ الناس کے لیے تھی ایک جماعت سے خاص ہو کر رہ گئی جو ہر مسجد اور ہر گھر کے لئے تھی وہ مدرسوں کی چہار دیواریوں میں مقید ہوگئی۔

اللہ تعالے جزائے خیر دے اس خاندان کو جس میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ جیسی عزیز تنہا ہستی پیدا ہوئی۔ اس بزرگ نے سب سے پہلے اس کو

محسوس کیا اور قرآن پاک کا فارسی ترجمہ کیا۔ اسکے بعد اسی خاندان کی متعدد ہستیوں نے اس کام کو انجام دیا اور آج اسی شاہ راہ پر اکثر لوگ گامزن ہیں۔

اگرچہ قرآن مجید کے اردو ترجمے اب کافی تعداد میں ہیں مگر یہ امر واقعہ ہے کہ ان ترجموں کے پڑھنے والے نہیں ہیں اس لیے اب مزید تراجم اور تفسیر کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ ترجمے اور تفسیریں پڑھنے اور پڑھانے والوں کی ضرورت ہے۔ ہماری استدعاء واعظین کرام مشائخین عظام اور ان چھوٹے بڑے معلمین سے ہے جو کسی نہ کسی طرح قرآن سے تعلق رکھتے ہیں۔

واعظین کرام اپنے مسلسل وعظ میں اس بات پر زور دیں کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں قرآن کو ضرور پڑھیں جو لوگ اردو پڑھ سکتے ہوں وہ معنیٰ اور مطلب سے پڑھیں اور اس نیّت سے پڑھیں کہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ حرام و حلال سے واقف ہوتے جائیں، امر و نہی کو معلوم کرتے جائیں بہشت و دوزخ اور اللہ کی مرضی و نامرضی کی باتوں کو سمجھتے جائیں۔ دنیا میں رہنے کے

طریقے اور دین حاصل کرنے کے ذریعہ ذہن نشین کرتے جائیں۔

حضرات مشائخین عظام اپنے مریدین اور معتقدین کو بطور وظیفہ کے قرآنی علم وعمل کی تاکید فرمائیں، تلاوت کو لازمی قرار دیں پھر معنی ومطلب کے ساتھ سمجھ بوجھ کر عمل کی نیّت سے تلاوت کرنے کو کہیں اس بات پر بیعت لیں کہ اُن کا وظیفہ حیات قرآنی علم وعمل ہوگا۔

معلّمین صاحبان جو مکتبوں میں یا گھروں پر جاکر بچے یا بچیوں کو تعلیم دیتے ہوں وہ آسانی کے ساتھ قرآن مجید کا لفظی اردو ترجمہ پڑھا سکتے ہیں اور ان کی لیاقت کے لائق مطلب اور مفہوم ذہن نشین کرسکتے ہیں۔ امام مساجد کو تو خصوصیت سے یہ کام انجام دینا چاہیے کہ کم سے کم صبح کی نماز کے بعد پندرہ منٹ یا زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ اپنے مقتدیوں کے سامنے قرآن کی تلاوت کریں الفاظ کو اس طرح ادا کریں کہ ہر شخص دھراتا جائے تاکہ یاد ہوجائے پھر معنی کی تکرار ہو اور اس کے بعد مطلب سمجھا کر مفہوم ذہن نشین کردیا جائے جس مسئلہ کا استنباط ہوتا ہو جو امر اور جو نہی ہو جس حرام

اور جس حلال کا ذکر ہو۔ جو عبرت اور جو مثال ہو جو معاملہ اور جو عبادت ہو وہ معلوم ہو جائے اور اس غرض سے معلوم ہو کہ گویا عمل کی نیت سے سننے والے سن رہے ہیں اسکے بعد یہی لوگ اسی چیز کو اپنے گھروں پر جاکر اپنے پورے خاندان کو اسی طرح بتلا اور سمجھا سکتے ہیں جو لوگ گھروں پر تلاوت کرنے کے عادی ہوں ان کو لازم ہے کہ تلاوت کے اوقات میں اپنے گھر کے ہر ایک متنفس یہانتک کہ نوکر اور دائی ماما مسلم اور غیر مسلم سب کو اپنے پاس بٹھالیں اس وقت کسی کو کوئی کام نہ کرنے دیں پھر جو کچھ پڑھیں اس کا مطلب انکو بھی سمجھا دیں اور جتلا دیں کہ یہ تمھارے لیے تمھارے پیدا کرنیوالے کا حکم ہے تم اسی پر چلنے کے لیے پیدا کیے گیے ہو اسی میں تمھاری فلاح اور نجات ہے اگر تم نے اس کی خلاف ورزی کی تو گویا اپنے پیدا ہونیکی غرض کو پورا نہیں کیا۔

یہی باتیں تمھیں انسان بنانے والی ہیں تمھیں دنیا بھی اسی سے ملیگی اور تمھارا دین بھی اسی سے درست ہوگا۔

عام مسلمان اپنے سفر و حضر میں قرآن مجید کو ساتھ رکھیں اور

جہاں جس وقت موقع ملے اس کی تلاوت شروع کر دیں معنیٰ و مطلب کو باوازِ بلند بیان کریں تھوڑی دیر میں ارد گرد کے لوگ آپ متوجہ ہو جائینگے اور یہ انہیں اُن کے خدا کا پیغام سمجھ کر قرآن کو اچھی طرح سنا اور سمجھا سکیں۔

جس قدر اسلامی انجمنیں ہیں اُن کے اغراض و مقاصد میں معنیٰ و مطلب کیساتھ قرآن مجید کی تعلیم کا عام کرنا بھی داخل ہو ممبروں پر یہ چیز لازمی ہو اس کے لیے جلسے ہوں، تقریریں کیجائیں اور تدابیر سوچی جائیں اسی مقصد کے لیئے انہیں چھوٹے چھوٹے رسائل شائع کرنا چاہیے۔ اسلامی اخبارات و رسائل کا تو یہ فرض ہو کہ وہ قرآنی تحریک کو اپنے نصب العین میں داخل کریں مستقل مقالے سپردِ قلم کریں، نوٹس لکھیں، اپنے خریدار اور ناظرین کو اس طرف توجّہ دلائیں کہ وہ قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا ضروری سمجھیں، پھر یہ معنیٰ و مطلب کیساتھ ہو اور عمل کی نیّت سے۔

اس ضرورت کا احساس صحیح پیدا ہوجائے اور ہر مسلمان اپنے بچے اور بچیوں کو ایسے استاد سے پڑھوانا شروع کردے جو قرآن کے شیدائی

ہوں اور معنی و مطلب کے ساتھ پڑھا لینے کو ضروری سمجھتے ہوں۔

اخیر میں میری گزارش پھر علمائے کرام سے یہ ہے کہ اگر قرآن کی اتنی ہی خدمت انجام دینا یہ اپنے اوپر لازم فرما لیں کہ جس محلّے میں رہتے ہوں وہاں صبح و شام کم از کم آدھے گھنٹے درس قرآن جاری فرما کر کوشش فرمائیں کہ مسلمانوں کے ہر فرقے کے لوگ شریک ہوں یہانتک کہ غیر مسلم کو بھی دعوت دیکر بلائیں اور ایسا درس دیں کہ سب محظوظ ہوں اور ہر ایک فائدہ اٹھائے۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ استقلال، خلوص اور دلسوزی کیساتھ اگر صرف اسی ایک طریق کار پر عمل ہو تو نہ کسی انجمن کی ضرورت رہے نہ وعظ و تقریر کی یہانتک کہ نہ کسی اسلامی مدرسہ کی ضرورت باقی رہے اور نہ کسی قسم کے چندے وغیرہ کی اور فائدہ اس قدر ہو کہ تھوڑے ہی دنوں میں اللہ کا عام فرمان اللہ کی عام کتاب کے ذریعہ سے اللہ کے عام بندوں میں سرایت کر جائے

اور پھر دنیا قرآنی دنیا فضا قرآنی فضا ہو کر رہے زمین پر خدائی حکومت، عبدیت الہٰی اور محبت الہٰی کا دور دورہ ہو جائے۔

پیام

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لے جا — حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

آیا وہیں سے تھا یہ — پھیلا وہیں سے تھا یہ

لہکا وہیں سے تھا یہ — مہکا وہیں سے تھا یہ

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لےجا — حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

اہلِ عرب سے کہنا — عالی النسب سے کہنا

مِل مِل کے سب سے کہنا — کعبہ کے رب سے کہنا

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لےجا — حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

ساری امم سے کہنا — سارے عجم سے کہنا

اہلِ کرم سے کہنا — عالی ہمم سے کہنا

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لیجا — حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

تو ہندیوں سے کہنا — تو جاویوں سے کہنا

تو چینیوں سے کہنا — تو روسیوں سے کہنا

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لےجا — حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

جا ترکیوں سے کہنا　　ایرانیوں سے کہنا

ساسانیوں سے کہنا　　افغانیوں سے کہنا

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لے جا　　حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

تو شامیوں سے کہنا　　تو مصریوں سے کہنا

سب بھائیوں سے کہنا　　سب حاجیوں سے کہنا

کعبہ کے جانیوالے میرا سلام لے جا　　حق کا کلام لیجا حق کا پیام لیجا

کہنا کہ کیا ہوا وہ اسلام کا زمانہ

غفلت کا ہے تمھاری آخر کوئی ٹھکانہ

قرآن کیا ہوا وہ، ایمان کیا ہوا وہ

سامان کیا ہوا وہ، ارمان کیا ہوا وہ

تحریر کیا ہوئی وہ، تقریر کیا ہوئی وہ

تقدیر کیا ہوئی وہ، شمشیر کیا ہوئی وہ

قرآں کو چھوڑ بیٹھے　　منہ اس سے موڑ بیٹھے

رشتے کو توڑ بیٹھے　　دل کس سے جوڑ بیٹھے

مُصلح

حج کے جانیوالوں سے

حج کے جانیوالو تمہیں کچھ خبر بھی ہو کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ چین سے جاپان سے، جاوا سے، سماٹرا سے، ایران سے، افغانستان سے، مصر سے شام سے روم سے، تاتار سے، تبت سے، ہندوستان سے غرض اقصائے عالم سے اور تمامی روے زمین سے۔ ایک غرض ایک مقصد ایک دُھن۔ ایک ہی خیال میں ایک سال کی گردش ارض وسما کے بعد مطیعانہ صورت، عبودانہ ہیئت، وفادارانہ طرز و خاشعانہ انداز میں عالم مسافرت اور حالتِ بیچارگی میں کدھر کا ارادہ ہے۔

عیش و آرام کس لیے چھوڑا، زراعت و تجارت سے کس لیے منہ موڑا، گھر سے بے گھر کیوں ہوے، وطن سے بے وطنی کیوں اختیار کی خشکی و تری کا سفر کیوں اختیار کیا، باوجود مختلف رنگ و زبان کے باوجود مختلف حیثیات کے باوجود امیر و غریب اور شاہ و گدا کی تفریق کے ایک شکل ایک وضع ایک خیال ایک رنگ میں کیوں رنگ گئے؟

خدا پرستو! تم خدائی کانفرنس کے سالانہ اجلاس کی شرکت کے لئے جارہے ہو جو آج ساڑھے تیرہ سو برس سے اسی طرح ہر سال منعقد

ہوتی چلی آرہی ہے اور قیامت تک اسی طرح یہ مجلس سجتی رہیگی۔

خدا جانے یہ دنیا جلوہ گاہِ ناز ہے کس کی

ہزاروں اُٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی

نہیں نہیں بلکہ اے ملّت ابراہیمی کے نام لیواؤ کچھ اس سے پہلے سے اس مجلس کا انعقاد ہوتا آرہا ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا و علیہم السلام نے بھی یہی شیوہ اختیار کیا تھا انھوں نے خدائی حکموں پر اسی طرح سر جھکا دیا تھا اور آج تم انہیں کی اتباع کر رہے ہو اور انکی قائم کردہ انجمن کی ممبری کی حیثیت میں والہانہ انداز میں لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کہہ رہے ہو۔ کچھ سنتے بھی ہو! اس انجمن کا صدر خود خدا ہے قدوس احکم الحاکمین پروردگار عالم رب العزت ہے۔ کچھ جانتے بھی ہو اسکے ناظم دنیا کے سب سے بڑے انسان خدا کے سب سے اچھے بندے **محمدِ عربی** پیغمبر اسلام صلوٰۃ اللہ علیہ ہیں؟ کچھ معلوم بھی ہے اس خدائی کانفرنس کا دوسرا نام اسلام ہے اور تمہیں مسلمان کہتے ہیں۔ تمہیں یاد ہے کہ اس انجمن کے قواعد وضوابط دنیا والوں کے ساختہ پرداختہ نہیں جسمیں کسی طرح کی خامی پاکہیں تم [illegible] رہو۔ سنو سنو! کہ اس مجموعہ قوانین کا نام قرآن مقدس ہے جو خدائی

حفاظت میں قیامت تک کے لیے محفوظ رہنے والی چیز ہے۔

عرفات میں حاضر ہونیوالو! عرفہ کا وہ دن ہے اور عرفات کا وہ مقام ہے جہاں حضرت آدم کو حضرت حوا ملیں۔ کیا اسی طرح تمکو بھی اسکی تلاش ہے جو مطلوب کل اور مقصود کل ہے۔

جشن حقیقی میں شریک ہونیوالو! عید مبارک، عرفات کے حاضرین معرفت الٰہی سنو! اور عرفہ کا دن پانیوالو! تمھارا حج مقبول لیکن ذرا اس کو نہ بھولنا کہ آج ہی کے دن تمھارا دین مکمل ہوا زمین والوں کے لیے آسمان سے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کی خوشخبری سنائی گئی۔

وادی غیر ذی زرع کو رشک لندن و پیرس بنانے والو! دنیا کی تمامی انجمنوں پر خدائی انجمن کے وقار و دبدبہ کو ترجیح دینے والو تمھیں تمھارے پاکیزہ خیالات کی خدا جزائے خیر دے۔ مادہ پرست دنیا کے اندر رہکر روحانیت کے ترجیح دینے والو جزاکم اللہ فاحسن الجزاء یوم النحر منانیوالو! سنو سنو! خدارا سنو گوش دل سے سنو چشم بینا سے دیکھو ریگستان عرب کا ہر ایک ذرہ زبان حال سے تمہیں آج بھی وہی پیغام دے رہا ہے

جو فاران کی چوٹیوں سے حرا کے غار سے کبھی دنیا کو سنایا گیا تھا۔

قربانی کرنیوالو! حق کی قربانگاہ پر آج بھی باطل کو قربان کردینا تمہارا اصل کام ہے۔ روحانیت پر مادیت کو بھینٹ چڑھانا تمھاری زندگی کا اصل راز ہے جس طرح آج تم نے اپنے گناہوں کو فنا کر کے ایک نئی اور تازہ زندگی حاصل کی اسی طرح تمام دنیا کو مالامال کر دینے کی ضرورت ہے۔

خدا کے مہمانو! خدا کی خاطر و تواضع مبارک. خدا پرستوں کی کانفرنس کا ڈیلیگیٹ ہونا ہر مسلمان سزاوار۔ اخوۃ اسلامی، مساوات اسلام کا مظاہرہ پیش کرنا ہمیشہ کے لیے قبول لیکن کیا خدا پرستوں کی اس سب سے بڑی کانفرنس میں کوئی ہے جو ایک مرتبہ اس کلمہ کو سارے مجمع کے اندر دہرا دے اس رزولیوشن کو پیش کر کے دنیا کے بھولے ہوے سبق کو یاد دلا دے کہ قرآن مقدس کا علم و عمل اسکے بتلائے ہوے طریقہ پر عام ہونا چاہیے جس کا نتیجہ اور فائدہ زمین پر خدائی حکومت کا قیام عبدیت الٰہی کا دور دورہ اور محبت الٰہی کا غلبہ ہو۔

مبارک ہیں وہ نفوس قدسیہ جو اس فرض کی انجام دہی کے لیے مہیا ہوں چوم لینے کے لائق ہیں وہ قدم جو اس

راہ میں اٹھیں اور خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں ان پر جو اس سبق کو اس کانفرنس میں دنیا والوں کو یاد دلائیں۔

عرب کے خرمے، زمزم کا پانی، کعبہ کے غلاف کے ٹکڑے، تسبیح کی لڑیاں بطور تحفہ لانے والے خدا کے سب سے بڑے تحفے معزز عطیے لاجواب جنس قرآن پاک کے علم و عمل کی یاد کو دلوں میں رکھے ہوئے بھی لائیں اور اپنے اپنے لوگوں میں اسکو تقسیم فرمائیں۔

ہوشمند حاجیو! اپنے اس اجتماع عظیم سے عظیم الشان اسلامی انقلاب کا سامان کرو اور آپس میں طے کرکے واپس ہو کہ تم اپنی زندگی آپ مجاہد اور مبلغ قرآن کی سی گزارو گے۔

اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۱۲۶

مُصلح۔

مقدس تجاویز

(۱) جس طرح مسلمانوں کا خدا ایک، رسول ایک، کتاب اور قبلہ ایک ہے۔ اسی طرح عالمگیر قرآنی تحریک کا مرکز بھی ام القریٰ کو ہونا چاہیے اور دنیا میں اسلامی شہریت قائم کرنے کیلئے مدینۃ الاسلام کا قیام مکہ معظمہ میں مناسب ہے۔

(۲) اسلامی ممالک کے عام باشندوں کے نمایندوں کی ایک عام مجلس شوریٰ کے علاوہ والیان ملک و رہنمایان اسلام کی شرکت بھی ضروری ہے جن کی امداد اور مشورے سے مدینۃ الاسلام مکہ معظمہ کا انتظام ہو۔ اس کا منتظم ایک ایسا شخص ہو جو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین قرار پائے۔

(۳) مدینۃ الاسلام مکہ معظمہ کیلئے دنیائے اسلام سے تبلیغ قرآن کیلئے ایک کروڑ روپے سالانہ کی آمد ہو۔ اس کے علاوہ زکوٰۃ و خیرات وغیرہ کی مد سے ایک ایسا بیت المال بھی اس سے متعلق قائم کیا جائے۔

(۴) مدینۃ الاسلام مکہ معظمہ کے متعدد مرکز ہوں جو عموماً ہر جگہ اور خصوصاً ہر اسلامی ملک میں قائم ہوں۔

(۵) تعلیم و تبلیغ اور تنظیم کے داخلی و خارجی شعبے قائم ہوں ایک مسلمانوں کے لیے اور دوسرا دیگر اقوام کے اندر قرآن مقدس کو پہنچاتے رہنے کے واسطے۔

(۶) ہر شخص کو قرآن کا پڑھنا یا سننا لازمی قرار پائے اور تحدید و تربیت کے اصول پر ہر گھر اور ہر مسجد میں درس قرآن کا ایک عالمگیر سلسلہ قائم ہو جس میں ایسے افراد تیار کیے جائیں جو ہر مسلمان کو مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغ قرآن بنا سکیں۔

(۷) انجمنوں، اخبارات و رسائل، تالیف و تصنیف نیز مباحث و تقاریر کے ذریعے قرآنی تحریک کا ہر جگہ کام کیا جائے اور روح انسانی خدائی حکومت کے قیام، خدا کی عبدیت و محبت الٰہی کا درس بن جائے تاکہ ان مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سر عالم تواں گزشت

ابو محمد مصلح
دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

اعظم اسٹیم پریس